بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

یوم ۔ پنجشنبہ

ایڈیٹر

روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۲۶	۲۹ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۸۶ ھ ۔ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۸ ستمبر ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت نزلہ کی وجہ سے کسی قدر ناساز ہے ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں ۔

○ ربوہ ۲۸ ستمبر ۔ حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ اصحاب کبار کے مقدس زمرہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہے ۔ بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین

○ محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کی بائیں آنکھ میں موتیا بند ہے جس کا اپریشن امرتسر ہسپتال میں ہو گا ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپریشن کو کامیاب کرے ۔ اور حسب سابق بینائی عود کر آئے ۔ مکرم مولوی صاحب تمام احباب کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں ۔

(ناظر خدمت درویشاں)

داخلہ جامعہ نصرت (برائے خواتین) ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں فرسٹ ایئر بی ۔ اے (آرٹس) کا داخلہ یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہو گا اور دس روز تک جاری رہے گا ۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر ۳۰ ستمبر تک ارسال کریں ۔

گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ بھی ۸ اکتوبر تک لیٹ فیس کے ساتھ جاری رہے گا ۔

کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے ۔

انٹرویو : ۔ روزانہ ۸ بجے صبح

(پرنسپل)

ضروری تصحیح

مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء کے الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۹ ستمبر ۱۹۶۶ء شائع ہوا ہے ۔ صفحہ ۵ پر خطبہ کے آخری پیراگراف میں سہو کتابت سے ایک لفظ چھوٹ گیا ہے ۔ جس کی وجہ سے عبارت بے معنی ہو گئی ہے ۔ اصل عبارت درج ذیل ہے ۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں ۔

" دنیا میں رسوم و بدعات کا عجیب جال بچھا ہوا ہے ۔ جب آدمی ان پر غور کرتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے کہ خدا نے جس مخلوق (انسان) کو اشرف المخلوقات بنایا اور جس پر آسمانی رفعتوں کے دروازے کھولے وہ کس طرح اتھاہ گہرائیوں میں گر جاتا ہے اور پھر کس طرح نور کی بجائے ظلمات میں آرام و راحت پاتا ہے ۔ "

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو

اور قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ

" اگر نجات چاہتے ہو تو دین العجائز اختیار کرو اور مسکینی سے قرآن کریم کا جُوا اپنی گردنوں پر اٹھاؤ کہ شریر ہلاک ہو گا اور سرکش جہنم میں گرایا جائے گا ۔ پر جو غریبی سے گردن جھکاتا ہے وہ موت سے بچ جائے گا ۔ دنیا کی خوشحالی کی شرطوں سے خدا تعالیٰ کی عبادت مت کرو کہ ایسے خیال کے لئے گڑھا درپیش ہے بلکہ تم اس لئے اس کی پرستش کرو کہ پرستش ایک حق خالق کا تم پر ہے ۔ چاہیئے کہ پرستش ہی تمہاری زندگی ہو جاوے اور تمہاری نیکیوں کی فقط یہی غرض ہو کہ وہ محبوبِ حقیقی اور محسنِ حقیقی راضی ہو جاوے کیونکہ جو اس سے کمتر خیال ہے وہ ٹھوکر کی جگہ ہے ۔

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو ۔ عزیزو خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو ۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے ۔ ایک بچہ کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو ۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے ۔ بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضا کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے ۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں ۔ کیا انسان اُس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے ۔ کیا اُس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں ۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی ۔

عزیزو ! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے ۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے " ۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۸۲۸ تا ۸۳۰)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۶۶ء

تجدید و احیائے دین کی حقیقت

جاری

جناب عبدالحمید صاحب صدیقی اپنے مقالہ میں فرماتے ہیں:۔
"مذہب خواہ کوئی ہو اس کے ماخذ بالعموم دو ہی ہوتے ہیں۔ ایک الہامی کتاب اور دوسرے جس مقدس ہستی پر وہ کتاب نازل ہوئی ہے، اس کا اپنا عمل، کیونکہ اس کا یہ عمل ہی کتاب الٰہی کی صحیح تفسیر و تعبیر ہوتی ہے اور یہ بھی دین میں اتنی ہی اہمیت رکھتی ہے جتنی کہ خود کتاب اللہ۔ اس تعبیر سے ایک طرف اللہ کے دین کو عملی زندگی میں نافذ کرنے کے لئے ہدایت اور راہ نمائی ملتی ہے۔ اور دوسری طرف فکر و نگاہ کے وہ زاویئے اور احساسات و جذبات کے وہ پیکر بنتے ہیں جو دین ترتیب و تشکیل دینا چاہتا ہے۔ ایمان، خالق و مالک کائنات اور ابنائے نوع کے بارے میں ایک خاص نقطۂ نظر اور ایک مخصوص قلبی کیفیت کا نام ہے، ظاہر بات ہے کہ جب تک ایک انسان فکر و نظر اور جذبہ و احساس کی یہ حالت پیدا نہیں کر لیتا۔ اس وقت تک وہ دین اور اس کے مطالبات اور اس کے تقاضوں کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکتا۔ اور یہ چیز دین کے سرسری مطالعہ سے تو پیدا نہیں ہو سکتی۔ اس کیلئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسان عقل سلیم اور مومنانہ بصیرت کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کا اتنا گہری نظر سے مطالعہ کرے۔ کہ نہ صرف اس کے قلب و نگاہ دین کے نور سے منور ہو جائیں بلکہ یہ نور اس کے ضمیر، اس کے وجدان اور اس کے احساس میں پوری طرح سرایت کر جائے اور جہاں کہیں اسے باطل کی کوئی تاریکی نظر آئے تو اس کی روشن ضمیری فوراً اس کا ادراک کرے۔
یہ مقام صرف مذہب کے ماخذ کی زبان جاننے اور اس کے سطحی مطالعہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس کے حصول کے لئے دین کی سچی محبت اسے اپنانے اور دنیا میں سربلند کرنے کا جذبۂ صادق اور اسی وجہ سے اسے سمجھنے کی گہری آرزو نہایت ضروری ہے۔"

(ترجمان القرآن ستمبر ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۴، ۴۵)

اس طویل اقتباس کے دو حصے ہیں ایک تو یہ کہ مذہب کے دو ماخذ ہوتے ہیں ایک کتاب الٰہی اور دوسرے اس شخص کا عملی نمونہ جس پر کتاب نازل ہوتی ہے۔ جہاں تک رسول کے عملی نمونے کا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجوا اللہ والیوم الآخر وذکر اللہ کثیرا۔

ترجمہ۔ تمہارے لئے (یعنی ان لوگوں کے لئے) جو اللہ تعالےٰ اور آخری دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ تعالےٰ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے (جس کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے)

اقتباس کے دوسرے حصہ میں صدیقی صاحب نے یہ بات واضح کی ہے کہ جو مخصوص نقطہ نظر اور قلبی کیفیت مذہب پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تک وہ پیدا نہ ہو جب تک انسان کے قلب و نگاہ دین کے نور سے منور نہ ہوں۔ بلکہ جب تک یہ نور اس کی ضمیر اس کے وجدان اس کے احساس میں پوری طرح سرایت نہ کر جائے۔ تجدید و احیائے دین کا کام سرانجام نہیں دے سکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ایک شخص جو تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس کا کام صرف یہ نہیں ہے کہ وہ کتاب الٰہی کو جانتا ہو۔ بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے کردار میں پیش کرے۔ کیونکہ لوگوں کے دینی احساسات اور جذبات کو ابھارنے کے لئے ان کے سامنے سنت رسول اللہؐ کا نمونہ پیش کرنا ضروری ہے۔ اتنا ہی ضروری ہے ۲۴

جو انسان انسان سے کر رہا ہے

جو انسان انسان سے کر رہا ہے
عزازیل بھی دیکھ کر ڈر رہا ہے
جلائی ہے جو آگ نمرود تو نے
تو دیکھے گا خود اس میں جل کر رہا ہے
یہ اعجاز ہے اک مسیحا نفس کا
کہ "مردہ" خدا آج "پھر" مر رہا ہے
وہ ابھرا ہے بن کر سحر کا ستارہ
جو سجدے میں خم رات بھر سر رہا ہے
یہی تھا مگر زندگانی کا مقصد
کہ تنویر دن رات مضطر رہا ہے

تنویر

---

۲۴ جتنا کتاب الٰہی کو پیش کرنا۔ مودودی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ مجدد اپنے مزاج میں مزاج نبوت سے بہت قریب ہوتا ہے۔ اس کا مطلب بھی یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کتاب الٰہی کی تفسیر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنے اعمال میں پیش کرے۔ مودودی صاحب نے مزاج نبوت کے قریب کی جو تشریح فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:۔
"نہایت صاف دماغ، حقیقت رس نظر، ہر قسم کی کجی سے پاک۔ بالکل سیدھا ذہن۔ افراط و تفریط سے بچکر توسط و اعتدال کی سیدھی راہ دیکھنے اور اور اپنا توازن قائم رکھنے کی خاص قابلیت، اپنے ماحول اور صدیوں کے جمے اور رچے ہوئے تعصبات سے آزاد ہو کر سوچنے کی قوت۔ زمانہ کی بگڑی ہوئی رفتار سے لڑنے کی طاقت و جرأت۔ قیادت و راہ نمائی کی پیدائشی صلاحیت۔ اجتہاد اور تعمیر نو کی غیر معمولی اہلیت اور ان سب باتوں کے ساتھ اسلام میں مکمل شرح صدر۔ نقطہ نظر اور فہم و شعور میں پورا مسلمان ہونا۔ باریک سے باریک جزئیات تک میں اسلام اور جاہلیت میں تمیز کرنا اور مدتہائے دراز کی الجھنوں میں سے امر حق کو ڈھونڈ کر الگ نکال لینا یہ خصوصیات ہیں جن کے بغیر کوئی شخص مجدد نہیں ہو سکتا۔ اور یہی وہ چیزیں ہیں جو اس سے بہت زیادہ بڑے پیمانے پر نبی میں ہوتی ہیں۔"

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۲۸، ۲۹)

اب سوال یہ ہے کہ ایک نبی جو اسوۂ حسنہ یعنی کتاب الٰہی کی تفسیر اپنے عمل سے دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ اس کی راہ نمائی کرتا ہے یا نہیں اور اگر کرتا ہے۔ تو کیا محض تکوینی طور پر کرتا ہے یا تشریعی طور پر۔ یہ بات ایک تفصیلی بحث چاہتی ہے۔ لیکن یہ امر ہر ایک عالم کے ہاں تسلیم شدہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہر دینی عمل بھی اللہ تعالےٰ کی براہ راست راہ نمائی سے ظہور پذیر ہوتا تھا۔ چنانچہ صدیقی صاحب بھی فرماتے ہیں:۔
"اسلام کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دونوں مرکز ثقل یعنی کتاب اللہ اور جس مقدس اور برتر ہستی پر یہ کتاب نازل ہوئی تھی۔ اور جسے اس کی عملی تعبیر کے لئے باری تعالےٰ نے بطور نمونہ پیش کیا تھا

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

گناہ کی حقیقت اور اس کا علاج

فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(مرتبہ مکرم ملک محمد سلیم صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

قل یا عبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم۔ (سورۃ الزمر)

یعنی (اے رسولؐ!) تُو کہہ اے میرے بندو! (جنہوں نے گناہ کرکے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم خدا کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کر دے گا۔ واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔

گناہ کی حقیقت

گناہ کی تاریکی سے نکالنا سچے مذہب کی علتِ غائی ہے۔ گناہ کیا ہے یہ کب اور کیوں پیدا ہوتا ہے اور اس سے چھٹکارا پانے کا کیا طریقہ ہے۔ یہ چند ایسے سوالات ہیں کہ جن کے صحیح جواب کے علم کے بغیر مذہب کا مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ گناہ کی حقیقت سے آگاہی اور اس کا علاج مذہب کی روح ہے۔ اس موضوع کی اسی ضرورت و اہمیت کے پیشِ نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس مسئلہ کی خوب وضاحت فرمائی۔ آپ نے گناہ کی حقیقت کے بارے میں فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ سے عدمِ تعلق اور اس کی ہستی پر یقینِ کامل نہ ہونے کے باعث پیدا ہوتا ہے اور اس کا علاج خدا کی محبت اور اس کی معرفت ہے جو اس کی ہستی پر پختہ یقین پیدا کرتا ہے۔ حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"گناہ درحقیقت ایسا زہر ہے جو اس وقت پیدا ہوتا ہے کہ جب انسان خدا کی اطاعت اور خدا کی پُرجوش محبت اور محبانہ یادِ الٰہی سے محروم و بے نصیب ہو۔ اور جیسا کہ ایک درخت جب زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے تو وہ دن بدن خشک ہونے لگتا ہے۔ اور اس کی تمام سرسبزی برباد ہو جاتی ہے۔ یہی حال اس انسان کا ہوتا ہے جس کا دل خدا کی محبت سے اُکھڑا ہوا ہوتا ہے۔ پس خشکی کی طرح گناہ اس پر غلبہ کرتا ہے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب)

پھر فرمایا:۔

"گناہ یہی ہوتا ہے کہ انسان اس مقصد سے جو اس کی پیدائش سے رکھا گیا ہے دُور ہٹ جائے۔"

(ملفوظات جلد سوئم ص ۷۹)

ملفوظات جلد چہارم کے صفحہ ۳۰۹ پر فرماتے ہیں:۔

"یہ سوال ہو سکتا ہے کہ انسان گناہ کی طرف کیوں جھکتا ہے اور یہ گناہ کا سوال کیوں پیدا ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ اس وقت تک انسان گناہ کرتا ہے جب تک وہ خدا سے بے خبر رہتا ہے۔ بھلا کیا کوئی شخص جو چوری کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک جاگتا ہو اور روشنی بھی ہو۔ یا اس وقت کرتا ہے جبکہ گھر کا مالک سویا ہوا ہو اور ایسا اندھیرا ہو کہ کچھ دکھائی نہ دیتا ہو۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ اس وقت چوری کرتا ہے جب وہ یقین کرتا ہے کہ مالک بے خبر ہے اور روشنی نہیں ہے۔ اسی طرح پر ایک شخص جو گناہ کرتا ہے وہ اس وقت کرتا ہے جبکہ خدا سے بے خبر ہو جاتا ہے اور اس کو اس پر کچھ یقین نہیں ہوتا نہ اس وقت جبکہ اس کو یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ اس کے اعمال کو دیکھتا ہے اور اس کو سزا دے سکتا ہے۔"

"اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کے راہوں کو ڈھونڈو۔"

(نزول المسیح ص ۹۶)

کشتی نوح کے ص ۸۴ پر فرماتے ہیں:۔

"اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں۔ یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے۔ یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے۔ کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے۔ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰؑ ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو! ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود یقین کا محتاج تھا اُس نے یقین کیا اور نجات پائی۔"

"اے وے لوگو! جو نیکی اور راستبازی کے لئے بلائے گئے ہو۔ تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے۔"

(کشتی نوح ص ۸۵)

گناہ سے بچانے کی اہلیت صرف اسلام میں ہے دوسرے مذاہب عموماً اور عیسائیت خصوصاً گناہ کے فلسفہ کو سمجھنے اور اس کا تدارک کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:۔

"کون مذہب ہے جو گناہ کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کی قوت رکھتا ہے۔ میں آپ کو اپنے تجربہ کی بناء پر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی سچی معرفت جس کی گرمی سے گناہ کا کیڑا ہلاک ہوتا ہے اسلام میں ملتی ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ کسی کے خون سے اس کیڑے کو موت آوے بلکہ خون پڑ کر اور بھی کیڑے پیدا کرے گا۔ اس لئے خون گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہرگز نہیں ہے۔ نجات اور پاکیزگی کی سچی اصل وہی ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہے اور ساری دنیا کو چاہیئے کہ اسی کو تلاش کریں۔"

(ملفوظات جلد سوم ص ۳۴)

"پس جب تک انسان میں خدا کی معرفت اور گناہوں کے زہر کا یقین پیدا نہ ہو۔ کوئی اور طریق خواہ کسی کی خودکشی ہو یا قربانی کا خون، نجات نہیں دے سکتا۔ اور گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں کر سکتا۔ یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں کا سیلاب اور نفسانی جذبات کا دریا بجز اس کے رُک ہی نہیں سکتا کہ ایک چمکتا ہوا یقین اس کو حاصل ہو کہ خدا ہے اور اس کی تلوار ہے جو ہر ایک نافرمان پر بجلی کی طرح گرتی ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو گناہ سے بچ نہیں سکتا۔ ---- سچے ایمان اور سچے یقین اور گناہ میں باہم عداوت ہے۔ جہاں سچی معرفت اور چمکتا ہوا یقین خدا پر ہو وہاں ممکن نہیں کہ گناہ رہے۔"

(ملفوظات جلد ۳ ص ۴-۵)

یقین، معرفت اور الہام

قارئین کے دل میں طبعاً یہ سوال پیدا ہوگا کہ اگر خدا کی ہستی پر یقین حاصل کئے بغیر اور اس کی معرفت کے بغیر گناہ سے خلاصی نہیں ہو سکتی تو پھر وہ کونسا ذریعہ ہے جس سے انسان خدا کی معرفت حاصل کرتا ہے اور گناہ سے بچ جاتا ہے۔ نزول المسیح کے ص ۹۷ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ جب وہ آسمان پر سے اترتا ہے تو نئے مرے مُردوں کو قبروں میں سے نکالتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ باوجود آنکھوں کے بینا ہونے کے تم آسمانی

آفتاب کے محتاج ہو۔ اسی طرح خدا شناسی کی بینائی محض اپنی اٹکلوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ وہ بھی ایک آفتاب کی محتاج ہے اور وہ آفتاب بھی آسمان پر سے اپنی روشنی زمین پر نازل کرتا ہے یعنی خدا کا کلام۔ کوئی معرفت خدا کے کلام کے بغیر کامل نہیں ہو سکتی۔ خدا کا کلام بندہ اور خدا میں ایک دلالہ ہے۔ وہ اُترتا ہے اور خدا کا نور اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور جس پر وہ اپنے پورے کرشمہ اور پوری تجلی اور پوری خدائی عظمت اور قدرت اور برستہ کرشمہ کے ساتھ اترتا ہے اُس کو وہ آسمان پر لے جاتا ہے۔ غرض خدا تعالےٰ تک پہنچنے کے لئے بجز خدا تعالےٰ کے کلام کے اور کوئی سبیل نہیں۔"

اِس لطیف نکتہ کو حضور نے نثر کے علاوہ نظم میں بھی کثرت سے بیان فرمایا ہے۔ فرمایا

گر یقیں نیست بر خدائے یگاں
از محالاتِ قوتِ ایماں
گر یقیں نیست نیز ایماں نیست
زہد و صدق و ثبات و عرفاں نیست

نیز فرمایا

ہست واللہ کلامِ ربّانی
از خدا آلۂ خداداتی
چارۂ دل کلامِ دلدار است
ہرچہ غیرش کنند بیکار است

گویا اسلامی تعلیم کی رُو سے پاکیزگی کے لئے یقین اور معرفت ضروری ہے اور یقین اور معرفت کے لئے الہام ضروری ہے۔ اِس لطیف نکتہ کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"پس چونکہ گناہ کی خشکی بے تعلقی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے اُس خشکی کے دُور کرنے کے لئے سیدھا علاج مستحکم تعلق ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اشارہ کرکے فرماتا ہے:۔ یا ایّتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الیٰ ربّک راضیۃً مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنّتی۔ یعنی اے وہ نفس جو خدا سے آرام یافتہ ہے اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ وہ تجھ سے راضی اور تُو اس سے راضی۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میرے بہشت کے اندر آ۔ غرض گناہ کے دُور کرنے کا علاج صرف خدا کی محبت اور عشق ہے لہٰذا وہ تمام اعمالِ صالحہ جو محبت اور عشق کے سرچشمہ سے نکلتے ہیں وہ گناہ کی آگ پر پانی چھڑکتے ہیں۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ صفحہ ۴)

اپنے وعدوں کو پُورا کیجئے

یا ایّھا الّذین اٰمنوا اوفوا بالعقود (سورۂ مائدہ) اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو اپنے وعدوں کو پورا کرو۔ تحریکِ جدید کے وعدوں کو پورا کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۳۱ اکتوبر ۶۶ء قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ اس ارشادِ خداوندی کو سامنے رکھئے اور ایفاءِ عہد کا پورا پورا اہتمام فرمائیے۔ یاد رہے کہ مومنوں کی ایفاءِ عہد کی صفت کے پیشِ نظر ہی مبلّغینِ کرام مختلف محاذوں پر تبلیغِ اسلام کے جہاد کے لئے بھجوائے گئے ہیں۔ اب جو فرد بھی ایفاءِ عہد کا خیال نہیں رکھے گا وہ گویا اپنے مجاہد بھائیوں سے بے وفائی کا مرتکب ہو گا۔

اِسی لئے ہمارے محبوب امام سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریکِ جدید کے وعدہ جات کی طرف اِن ولولہ انگیز الفاظ میں جماعت کو متوجہ فرمایا۔

"تم نے خدا تعالےٰ سے جو وعدے کئے ہیں ان وعدوں کی عظمت کو پہچانو۔"

اِس ارشاد سے واضح ہے کہ تحریکِ جدید کا وعدہ پُورا کرنا اپنے اندر کتنی عظمت رکھتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

فضل عمر فاؤنڈیشن

کیلئے

احبابِ کرام کے مخلصانہ گرانقدر وعدے

نمبر شمار	نام معطی حضرات	رقم وعدہ
۱۔	محترم شیخ عبد الحفیظ صاحب کراچی	تیس ہزار روپے
۲۔	" چوہدری فتح محمد صاحب مع ہریکے ٹرانسپورٹ	تیرہ ہزار پانچ صد روپے
۳۔	" ربانی برادرز و فیملی گجرات	دس ہزار روپے
۴۔	" چوہدری مسعود احمد صاحب	سات ہزار دو صد روپے
۵۔	" سعید احمد صاحب	چھ ہزار روپے
۶۔	" ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	پانچ ہزار روپے
۷۔	" ڈاکٹر عبد الکریم صاحب	پانچ ہزار ایک روپے
۸۔	" افتخار احمد صاحب فاروقی	پانچ ہزار روپے
۹۔	" بریگیڈیر ملک عبد العلی صاحب	پانچ ہزار روپے
۱۰۔	" شیخ عبد اللطیف صاحب مع بیگم صاحبہ	چار ہزار روپے
۱۱۔	" محمد مختار صاحب جھنگ	چار ہزار روپے
۱۲۔	" شیخ ریاض محمود صاحب	تین ہزار روپے
۱۳۔	" میجر غلام احمد صاحب	تین ہزار روپے
۱۴۔	" شیخ محمد اسلم صاحب مع اہلیہ	تین ہزار روپے
۱۵۔	" شیخ محمد منیر صاحب مع اہلیہ	تین ہزار روپے
۱۶۔	" چوہدری عبد اللطیف صاحب	تین ہزار روپے
۱۷۔	" کرنل ڈاکٹر محمود احمد صاحب	تین ہزار روپے
۱۸۔	" ڈاکٹر ایم۔ اے نعیم صاحب	تین ہزار روپے
۱۹۔	" الحاج میاں بشیر احمد صاحب	تین ہزار روپے
۲۰۔	" چوہدری نثار احمد صاحب	تین ہزار چھ صد روپے
۲۱۔	" شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ	تین ہزار روپے
۲۲۔	" حاجی کریم بخش صاحب قمر آباد	تین ہزار روپے
۲۳۔	" ڈاکٹر مہر محمد صاحب قریشی	تین ہزار روپے
۲۴۔	" قاضی منصور احمد صاحب	تین ہزار روپے
۲۵۔	" چوہدری بشیر احمد صاحب ماڈرن موٹرز	تین ہزار روپے
۲۶۔	" میجر شمیم احمد صاحب	تین ہزار روپے
۲۷۔	" قریشی محمد اقبال صاحب	تین ہزار تین سو تین روپے
۲۸۔	" ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ	تین ہزار روپے
۲۹۔	" انشاء اللہ خان و ماشاء اللہ خان صاحبان	تین ہزار روپے
۳۰۔	" محمد اسحٰق صاحب	تین ہزار روپے
۳۱۔	" حافظ عبد الکریم صاحب	تین ہزار روپے

میزان:۔ ایک لاکھ چھپن ہزار چھ سو چار روپے

جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔ اللہ تعالےٰ اِن مخلص احباب کی قربانی اور ایثار کو قبول فرماوے اور اپنی برکتوں سے انہیں اور ان کی نسلوں کو نوازتا رہے اور خدمتِ اسلام کے لئے ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔ ان میں سے بعض دوستوں نے کچھ اقساط ادا کر دی ہیں۔ اُمید ہے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں سب وعدے کرنے والے دوست کوشش فرماویں گے کہ جلد سے جلد اپنے وعدہ کا ⅓ حصہ ادا کر دیں۔

خاکسار شیخ مبارک احمد

سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

احمدی مستورات کی ترقی کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابرکت مساعی

(محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ پراچہ ایم اے)

(۴)

مختلف شعبے

لجنہ اماء اللہ کی سرپرستی میں کام کرنے والے مختلف شعبوں میں شعبہ تعلیم و تربیت شعبہ خدمت خلق، شعبہ رشد و اصلاح اور شعبہ مال خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ ایک شعبہ پڑتال بھی قائم ہوا ہے۔ جس کی نگرانی میں مختلف لجنات کے حلقہ جات کے دورے کئے جاتے اور ان میں بیداری کی روح پھونکی جاتی ہے۔ تعلیمی ادارے جن کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ شعبہ تعلیم کے ماتحت ہیں۔ شعبہ خدمت خلق کی خدمت کسی خاص فرد یا خاص فرقہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ بلا تفریق دین و ملت ہے۔ رشد و اصلاح کا شعبہ اس حقیقت کا آئینہ دار ہے کہ لجنہ اماء اللہ تبلیغ اور تربیت میں مردوں کے پہلو بہ پہلو کام کر رہی ہے۔ عورتوں میں بے پردگی کی جو عام رَو چل پڑی ہے۔ اور جو بعض احمدی گھروں میں بھی سرایت کرتی جا رہی ہے اس کے خلاف جہاد کا آغاز خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے ایک معرکہ آراء خطبہ میں فرمایا تھا۔ آپ نے احمدی مستورات کو حکم دیا کہ وہ بے پردہ احمدی عورتوں سے قطع تعلق کریں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ان کی قوم ان کے اس فعل کی وجہ سے ان سے نفرت کرتی ہے۔ حضورؓ کے اس ارشاد کی روشنی میں لجنہ اماء اللہ کے شعبہ رشد و اصلاح نے اس امر کی حتی الامکان کوشش کی ہے کہ ایسی عورتوں کو راہ راست پہ لایا جائے اور اگر وہ کسی طرح بھی اس پر آمادہ نہ ہوں تو ان سے قطع تعلق کر لیا جائے۔

جلسہ سالانہ کے موقع پہ لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام ایک صنعتی نمائش بھی منعقد کی جاتی ہے۔ تمام لجنات میں دستکاری کے نادر نمونے بھجواتی ہیں۔ کشیدہ کاری کی مختلف اصناف میں پوزیشن حاصل کرنے والی لجنات کو انعامات دئے جاتے ہیں۔ نمائش دیکھنے کے لئے ٹکٹ جاری کئے جاتے ہیں اشیاء کی فروخت سے ملنے والا منافع لجنہ اماء اللہ کے مصرف میں آتا ہے۔

کشمیر کی جدوجہد آزادی کے سلسلے میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے مرکزی طور پہ اور تمام مقامی لجنات نے اپنے اپنے طور پر بہت سا نقد روپیہ، بستر، پارچہ جات، سویٹر اور دیگر اشیائے ضروری فراہم کی ہیں — علاوہ ازیں احمدی مستورات نے انفرادی طور پر بھی دفاعی فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔

دینی لٹریچر کی اشاعت

تبلیغی اور دینی لٹریچر کی اشاعت میں بھی احمدی مستورات حتی الامکان دست تعاون بڑھاتی ہیں۔ خود الفضل کا اجراء بھی حضرت ام ناصرؓ مرحومہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ایثار کا مرہون منت ہے۔ ہزاروں روپیہ کا فنڈ تراجم قرآن مجید کے لئے جمع کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ احمدی عورتیں اپنے پیارے دین کا پیغام غیر مذاہب کے لوگوں تک پہنچانا اپنا فرض اولین سمجھتی ہیں۔

وقف زندگی کی تحریک

وقف زندگی جو ابتداء یاں صرف مردوں سے مخصوص تھا۔ بعد میں حضور نے عورتوں کے لئے بھی اس کی ایک صورت معین فرما دی۔ کہ جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں ان کی شادی واقف زندگی مردوں سے کی جائے۔ ایسی عورتیں جو گھریلو ذمہ داریوں سے آزاد ہو گئی ہوں اور سمجھتی ہوں کہ وہ سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ انہیں حضورؓ نے خاص طور پر تحریک کی کہ خدا تعالیٰ انہیں توفیق دے تو وہ اپنی بقیہ زندگی اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے لئے صرف کریں۔ اس تحریک پر کئی عمر رسیدہ اور نوجوان لڑکیوں نے لبیک کہا ہے۔ جن کی شادی واقف زندگی مردوں سے کر دی گئی ہے۔

بعض احمدی خواتین دینی جوش سے اس حد تک معمور ہوتی ہیں کہ راستہ کی کوئی رکاوٹ انہیں متزلزل نہیں کر سکتی ۱۹۵۳ء کے فسادات کے دوران ضلع سیالکوٹ کی ایک عورت پیدل ربوہ پہنچی اور وہاں کے احمدیوں کی حالت سے حضورؓ کو آگاہ کیا۔ چنانچہ اس بے مثال جرأت و ہمت کا تذکرہ حضورؓ نے جلسہ سالانہ پہ بڑے تعریفی الفاظ میں کیا

قربانی اولاد

اولاد کی قربانی میں بھی احمدی مائیں سلف صالحات کے نقش قدم پہ چل رہی ہیں۔ آج چین، جاپان، انڈونیشیا، امریکہ، افریقہ، انگلینڈ غرضیکہ تمام اکناف و اطراف عالم میں فرزندان احمدیت اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف ہیں۔ اور یہ سب احمدی مستورات کے ایثار کا نتیجہ اور ہمارے پیارے آقا کی انتھک کوششوں کا ثمرہ ہے

احمدی مستورات کی یہ شاندار ترقی اسی عظیم انسان کی نصف صدی سے زائد عرصہ کی شب و روز مساعی کا نتیجہ ہے —— اسیروں کے رستگار نے احمدی مستورات کو نہ صرف جہالت کی زنجیروں سے آزاد کیا۔ اور ان کے حقوق کا تحفظ کیا بلکہ اسے بام رفعت پہ پہنچا دیا۔ آپ عورتوں پر کس قدر شفیق تھے۔ اس کا اندازہ محال ہے ان کے احسانات کے گراں بار سے ہم سر سے پاؤں تک دبی ہوئی ہیں "اے خدا بر تربت او ابر رحمت ہا بیار"

ہمارا فرض

شکر انہ نعمت کے طور پہ ضروری ہے کہ ہم حضورؓ کے فرمودات اور بے نظیر نصائح کو ہر لمحہ پیش نظر رکھیں۔ حضورؓ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا:

"اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی"

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضورؓ نے ۲۷ دسمبر ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پہ براہ راست لجنات کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"گویا خدا تعالیٰ نے اسلام کی ترقی کو تمہاری اصلاح کے ساتھ وابستہ کر دیا ہے جب تک تم اپنی اصلاح نہ کرو ہمارے مبلغ خواہ کچھ کریں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا — پس لجنہ اماء اللہ کو ابھی بہت لمبی منزل طے کرنی ہے اور بہت بڑا کام اسکے سامنے ہے جس کے لئے رات دن قربانی کی ضرورت ہے"

(الازھار لذوات الخمار ص ۴۷-۴۸)

جلسہ اوّل اپریل ۱۹۴۷ء قادیان

اے احمدی خواتین! ہمیں چاہیئے کہ ہم پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہوں۔

آیئے ہم سب مل کر حضورؓ کے ہی الفاظ میں دعا کریں۔

شیطاں کی حکومت مٹ جائے اس کی جا پہ ہو آل
حاکم تمام دنیا پہ میرا مصطفےٰ ہو

(بقیہ لیڈر ص ۳)

اس کی حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ اور اس کی پیشکردہ تعلیمات کا ایک ایک حرف پوری طرح محفوظ ہے۔ یہ امتیاز کسی دوسرے مذہب کو حاصل نہیں (ترجمان القرآن جولائی ۱۹۶۶ء ص ۲۳۸-۳۳۹)

اس بات کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے کہ کئی مواقع پر جب آپ نے کوئی بات کہی تو صحابہ کرام پوچھتے کہ کیا یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے یا آپ کی ذاتی رائے ہے اگر آپ بتلاتے کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو صحابہ اس طرح کرتے جس طرح حضور نے فرمایا ہوتا اور اگر آپ فرماتے کہ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں ہے تو لوگ اپنی تجویز پیش کرتے جس کو حضور کئی بار مان لیتے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی تائید کرتا۔ چنانچہ اذان کا معاملہ ہے۔ حضرت عمرؓ اور ایک اور صحابی کو اذان کے الفاظ خواب میں یا کشف میں بتائے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی ان الفاظ کو قبول فرما لیا۔ کیونکہ آپ کو یقین تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق ہیں۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ مزاج نبوت یا مزاج نبوت کے قرب کی جو صفات مودودی صاحب نے بتائی ہیں یا ان کی خود تراشیدہ ہیں ان کے لئے قرآن و سنت میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اصل چیز جو نبوت سے تعلق رکھتی ہے اور جس کا تعلق کتاب الٰہی کی علمی تفسیر سے ہے وہ اللہ تعالیٰ کی خاص رہنمائی ہے جو نبی کو حاصل ہوتی ہے۔ مجدد کو بھی جو اسوۂ رسول اللہ کو دنیا کے سامنے اپنے کردار میں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی براہ راست راہنمائی حاصل ہوتی ہے

جن خدام کے تعلیمی کارڈ کے اندراجات مکمل ہونگے۔ انہیں خاص انعام دیا جائیگا (منتظم اشاعت اجتماع سالانہ)

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا

سالانہ اجتماع ۱۹۶۶ء

اطفال الاحمدیہ کا تیئسواں مرکزی سالانہ اجتماع امسال مورخہ ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نئے تعمیر شدہ ہال میں منعقد ہو رہا ہے۔ ہمارے اس اجتماع کا پروگرام نہایت مفید۔ دلچسپ اور بچوں کے مناسب حال ہوتا ہے۔ علمی و تربیتی تقاریر کے علاوہ متعدد انعامی مقابلے منعقد کروائے جاتے ہیں۔ امسال ہم انشاء اللہ العزیز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب سے بھی فیضیاب ہوں گے۔ اس اجتماع میں شامل ہونے کے نتیجہ میں بچوں کو نماز باجماعت قرآن و حدیث کا درس سننے اور ملک کے دور و نزدیک سے آئے ہوئے ہم عمر ساتھیوں سے ملنے اور باہم دوستی اور محبت سے رہنے کا موقع بھی ملے گا۔ مرکزی شعبہ اطفال کی طرف سے مہمانوں کے طعام اور رہائش کا مناسب انتظام ہوگا۔ جملہ اطفال کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ بڑی کثرت سے اس اجتماع میں شامل ہوں۔ کوشش کریں کہ ہر مجلس اور ہر مقام کی نمائندگی ضرور ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہمارے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

مقابلہ جات پر ایک طائرانہ نظر

علمی مقابلے (۱) تلاوت و حفظ قرآن پاک (۲) نظم (۳) تقریر (۴) فی البدیہہ تقریر (۵) پیغام رسانی (۶) مشاہدہ و معائنہ (۷) مضمون نویسی (۸) مقابلہ عام معلومات (۹) پرچہ عام دینی معلومات۔

نیا انعامی مقابلہ: نمونہ عمدہ اخلاق۔

نئی دلچسپیاں: علمی و صنعتی نمائش ——— فوٹوگرافی۔ پینٹنگ۔ وڈ ورکس۔ تربیتی چارٹس

نیا مجاہدانہ معرکہ: جھنڈا جنگ

ورزشی مقابلے ۱۔ فٹ بال۔ ۲۔ کبڈی۔ ۳۔ رسہ کشی۔ ۴۔ دوڑیں (۱۰۰ گز) ۵۔ چھلانگیں (اونچی و لمبی) ۶۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ ۷۔ مرغ لڑائی

ضروری ہدایات

علمی مقابلے: ہر علمی مقابلے میں ہر ضلع سے ایک بہترین طفل شریک مقابلہ ہو سکے گا تسلوار مقابلہ جات کروا کر انتخاب کر لیویں۔ معیار اوّل و دوم کو ۵-۳ منٹ دیئے جائیں گے۔

عنوان تقاریر: (ا) خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے

(ب) حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارنامے

(ج) احمدی بچوں کی ذمہ داریاں۔

عنوان مضمون نویسی: (ا) پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار

(ب) صداقت حضرت مسیح الموعود علیہ السلام

(ج) ایک مثالی طفل کا کیا کردار ہونا چاہیئے

ہر مضمون نویس کو ایک گھنٹہ وقت دیا جائے گا۔ کم از کم ۱۵ صفحے کا مضمون ہونا چاہیئے۔ حوالہ جات دیکھنے کی اجازت ہوگی۔

ورزشی مقابلے: ہر اجتماعی کھیل میں ہر ضلع سے ایک ٹیم شریک مقابلہ ہو سکے گی۔ قائدین کرام ٹیم کا انتخاب ابھی سے کر لیویں۔ انفرادی مقابلوں میں شرکت کے لئے قائدین اضلاع کی منظوری سے نام جلد از جلد بھجوا دیں۔ تمام مقابلہ جات میں شامل ہونے والوں کے اسماء ہمیں ۱۵ اکتوبر تک ضرور پہنچ جانے چاہئیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بقایا داری کا انتباہ

مجموعی طور پر تحریک جدید کے وعدہ جات سال رواں کی وصولی ابھی قریباً ۳۰ فیصد عمل میں آئی ہے۔ بحالیکہ سال کے اختتام پذیر ہونے میں قریباً ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ احباب جانتے ہیں کہ یکم نومبر سے تحریک جدید کا نیا سال شروع ہوتا ہے۔ اسلئے ۳۱ اکتوبر تک بقیہ ۷۰ فیصدی عدے وصول کرنے کی پوری کوشش فرمائی جائے ——— اسکے بعد جماعتوں کے ذمہ جس قدر بقایا رہ جائیگا وہ کسی جہت سے بھی متعلقہ جماعتوں کی نیک نامی کا باعث نہیں ہو سکتا۔ سو عہدیدار حضرات کو چاہیئے کہ بعد میں پشیمانی کی بجائے اسی ایک مہینہ میں محنت اور تکلیف اٹھا کر وصولی سو فیصد تک پہنچانے کا انتظام فرمائیں

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

تبصرہ

لاہور۔ تاریخ احمدیت

محترم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ کی تازہ تصنیف موسومہ "لاہور تاریخ احمدیت" ایک دلکش اور معلومات سے لبریز کتاب ہے۔ شیخ صاحب موصوف کو سلسلہ کی تاریخ مدون کرنے کا شغف ہے۔ تاریخی نقطۂ نظر سے اور سیرت کے لحاظ سے وہ اس سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے سوانح بھی مدون کر چکے ہیں۔ آپ نے تازہ تصنیف میں لاہور سے تعلق رکھنے والے صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات بڑی محنت سے جمع کر دیئے ہیں یہ مجموعہ ایک تاریخی مجموعہ مستند مجموعہ ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لاہور سے جو تعلق تھا۔ اور جس طرح آپ نے اہل لاہور کو پیغام حق پہنچایا۔ اور لاہور رہنے والے مخلص احمدیوں کی تربیت فرمائی۔ ان تمام امور کی تفصیل بھی شامل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ صحابہ کے سوانح کو محفوظ رکھیں تاکہ آنے والی نسلیں ان سے استفادہ کر سکیں۔ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۵۶ء کے جلسہ سالانہ میں جماعت کو اس طرف توجہ خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ حضور نے فرمایا۔

"جس وقت یورپ اور امریکہ احمدی ہوگا تو انہوں نے آپکو بُرا بھلا کہنا ہے۔ کہ حضرت کے صحابہ اور ان کے ساتھ رہنے والوں کے حالات بھی ہمیں معلوم نہیں وہ بڑی بڑی کتابیں لکھیں گے۔ جیسے یورپ میں بعض کتابوں کی بیس بیس چالیس چالیس پونڈ قیمت ہوتی ہے اور بڑی بڑی قیمتوں پر لوگ ان کو خریدیں گے۔ مگر ان کا مصالحہ ان کو نہیں ملے گا۔ اور وہ غصہ میں آ کے تم کو بد دعائیں دیں گے۔ کہ ایسے قریبی لوگوں نے کتنی قیمتی چیز ضائع کر دی۔ ہم نے تو اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت بھی مکمل نہیں کی۔ بہر حال صحابہ کے سوانح محفوظ رکھنے ضروری ہیں۔ جس جس کو کوئی روایت پتہ لگے۔ اسکو چاہیئے کہ لکھکر اخباروں میں چھپوائے۔ کتابوں میں چھپوائے۔ اور جن کو شوق ہے۔ ان کو دے۔ تاکہ وہ جمع کریں۔ اور پھر وہ جو کتابیں چھاپیں۔ ان کو ضرور خریدے اور اپنے بچوں کو پڑھائے۔ صحابہ میں جو رنگ تھا۔ اور ان لوگوں میں جو قربانی تھی۔ وہ ہمارے اندر نہیں ہے۔ مگر ہمارے اندر بھی وہ طبقہ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت پائی تھی۔ بڑا مخلص تھا۔ اور ان میں بڑی قربانی تھی۔ اگر وہی اخلاص آجکل نوجوانوں میں پیدا ہو جائے۔ تو جماعت ایک سال میں کہیں سے کہیں نکل جائے۔"

(الفضل ۱۲ فروری ۱۹۵۶ء اقتباس از تقریر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء)

ہم احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ شیخ صاحب موصوف کی تازہ تصنیف سے پورا فائدہ حاصل کریں۔ کتاب قریباً ساڑھے چھ صد صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت بہت اچھی ہے۔ کاغذ سفید ہے۔ شیخ صاحب موصوف کو جس قدر تاریخی فوٹو دستیاب ہو سکے۔ ان سے انہوں نے کتاب کو مزین فرمایا ہے۔ قیمت دس روپے ہے کتاب ربوہ کے مکتبہ جات سے بھی مل سکتی ہے۔ اور شیخ عبد الشکور مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔

ولادت باسعادت

مکرم راجہ شمشیر خاں صاحب جنجوعہ کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۱/۹/۶۶ کی صبح کو تیسرا لڑکا تولد ہوا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس بچہ کا نام انوار اللہ خاں تجویز فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب کی خدمت میں نومولود کی درازی عمر صحت و عافیت اور

درخواست دعا

میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ حامدہ صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۶۶ء کو اپنے خاوند مکرم کلیم الدین صاحب امینی کے ہمراہ بعزم انگلستان روانہ ہوئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور ان کا وہاں جانا موجب برکت ہو۔ آمین

شیخ نور الحق

ہے خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے

(مینیجر اخبار الفضل ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۶۳:- میں فضل بی بی زوجہ مولوی احمد دین قوم لسرا جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ منقولہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کر لوں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات پر جو ترکہ میرا ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔ میری جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ایک جوڑی ڈنڈیاں سنہری قیمت مجموعی یک صد پچیس روپے۔ وزن ۶ ماشہ - ۶۰/۰ روپے حق مہر ۳۲ روپے / کل ۹۲/- روپے

میرا گزارہ میرے خاوند کی آمد پر ہے وہ مجھے پانچ روپے ماہوار بطور جیب خرچ دیتے ہیں۔

میں تازیست اپنے جیب خرچ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی رہوں گی۔

(شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ فضل بی بی زوجہ مولوی احمد دین صاحب محلہ پیروالہ جھنگ صدر

گواہ شد:- علی محمد ولد کریم بخش محلہ شیخ لاہوری موصی نمبر ۱۳۸۲۶ جھنگ صدر

گواہ شد:- جلال الدین۔ مکان ۱۳۹ نزد مسجد احمدیہ محلہ پیروالہ جھنگ صدر۔ موصی نمبر ۱۴۳۴۲۔

مسل نمبر ۱۸۴۶۴:- میں حلیمہ بی بی۔ زوجہ ایم جمال الدین احمد قوم جٹ لسرا پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ جائداد داخل کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کر لوں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

منقولہ جائداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:-

کڑے	چوڑیاں	کانٹے	انگشتریاں
۲ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ	ایک تولہ دو ماشہ
گلوبند	رنگ	مرصوانی چاندی کی وزن ۶ تولہ	
۲ تولہ ۶ ماشہ	۸ تولہ	۹ ماشے - ۱۲ تولے	

وزن چاندی ۸ تولے قیمت زیورات طلائی + قیمت چاندی ایک تولہ کل قیمت ۱۲۸۷ روپے اور حق مہر ۱۰۰۰/- روپے کل ۲۲۸۷/- روپے

میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۹۵/- روپے ہے۔ میں تا ملازمت اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

(شرط اول -/۱ روپیہ)

الامۃ:- حلیمہ بی بی زوجہ ایم جمال الدین احمد

گواہ شد:- علی محمد ولد کریم بخش محلہ شیخ لاہوری موصی نمبر ۱۳۸۲۶۔ جھنگ صدر

گواہ شد:- جمال الدین احمد مکان ۱۳۹ نزد مسجد احمدیہ پیروالہ محلہ جھنگ صدر

مسل نمبر ۱۸۴۶۵:- میں جنت بی بی زوجہ سکندر علی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت جائداد صرف ایک جوڑی ڈنڈیاں طلائی وزنی ۸ ماشہ قیمتی یک صد روپیہ اور حق مہر مبلغ دو صد روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے میں ان کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

۲- میری وفات پر میرا جو ترکہ مندرجہ بالا کے سوا ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہو گی۔

اگر میں کوئی رقم قیمت حصہ جائداد میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم حصہ جائداد سے منہا کر دی جائے گی

(چندہ شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ:- جنت بی بی زوجہ سکندر علی۔

گواہ شد:- علی محمد ولد میاں کریم بخش محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر وصیت نمبر ۱۳۸۲۶۔

گواہ شد:- سراج الدین موصی نمبر ۳۲۰۷ فضل سٹریٹ لوہار بازار جھنگ صدر

مسل نمبر ۱۸۴۶۶:- میں سکندر علی ولد محمد ابراہیم قوم شیخ پیشہ ... عمر ۶۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جھنگ صدر ڈاکخانہ خاص ضلع خاص صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

۱- میری جائداد اس وقت سوائے سکونتی مکان جو کہ تقریباً چار مرلہ ہے۔ اور کوئی نہیں۔ مکان دو منزلہ پختہ اینٹ سے تعمیر ہے۔ قیمت تقریباً چار ہزار روپے ہے اور میری ماہوار آمد جو کہ میرے بچے مجھے بطور خرچ دیتے ہیں مبلغ بیس روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

۲- اگر میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہو گی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

۳- اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔

۴- میری وفات پر اگر کوئی متروکہ سوائے مندرجہ بالا کے ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔

۵- اگر میں کوئی رقم حصہ جائداد میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم میری قیمت جائداد سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(چندہ شرط اول -/۲ روپے)

العبد:- سکندر علی ولد میاں محمد ابراہیم بک سٹریٹ مکان نمبر ۶۰۵ جھنگ بازار

گواہ شد:- علی محمد ولد میاں کریم بخش موصی نمبر ۱۳۸۲۶ محلہ شیخ لاہوری جھنگ صدر

گواہ شد:- سراج الدین موصی نمبر فضل سٹریٹ لوہار بازار جھنگ صدر

مسل نمبر ۱۸۴۶۷:-

میں غلام احمد لدھیانوی ولد آبادان حسینی قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر ۵۳ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن چک نمبر ۱ گلزار ڈاکخانہ گلزار پور ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ -/۶۰ روپے بطور گزارہ الاؤنس مجھے وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی طرف سے ملتا ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ آمد کا داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے

(چندہ شرط اول -/۱ روپیہ)

العبد: غلام احمد لدھیانوی ولد آبادان حسینی واقف زندگی ساکن گلزار۔ ڈاکخانہ گلزار پور ضلع ملتان۔ حال وارد دفتر وقف جدید۔ ربوہ۔

گواہ شد:- صوفی عبدالغفور وصیت نمبر ۱۴۲۸۵ کارکن دفتر وقف جدید ربوہ

گواہ شد:- گل محمد معلم وقف جدید ساکن چک ۸۷ ج سرگودھا۔ حال ربوہ وصیت نمبر ۱۶۵۰۷

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے -/۶

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ کا جسدِ خاکی بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے پڑھائی جنازہ و تدفین میں اہلِ ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے

ربوہ — سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص و فدائی صحابی، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دیرینہ قلمی رفیق کار و معاون، سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور صحافی و شاعر اور گراں قدر دینی کتب کے مصنف حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ کا جسدِ خاکی مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۸۶ ہجری کو بہشتی مقبرہ میں صحابہ کے قطعہ خاص میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔ حضرت قاضی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۷ ستمبر کو صبح ۶½ بجے ۸۵ سال کی عمر میں وفات پائی تھی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ عصر کے بعد ۵½ کے قریب بہشتی مقبرہ کے میدان میں تشریف لا کر نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں اہلِ ربوہ بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ اور پھر جنازہ کے ہمراہ صحابہ کے قطعۂ خاص تک تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت قاضی صاحب مرحوم کے جسدِ خاکی کو لحد میں اتار کر سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے تک حضور ایدہ اللہ وہیں ٹھہرے رہے اور قبر پر حضور ہی نے دعا کرائی۔ حضرت قاضی صاحبؓ کو آپ کی ایک خاص وصیت کے مطابق تابوت کے بغیر لحد میں دفن کیا گیا

حضرت قاضی اکمل صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان خوش قسمت صحابہ کرام میں سے تھے جنہیں حضور علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں اور حضورؑ کے وصال کے بعد بھی ایک لمبا عرصہ تک علمی میدان میں نامور صحافی و شاعر اور لائق مصنف کی حیثیت سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گراں بہا خدمات سرانجام دینے کی غیر معمولی سعادت ملی۔ پھر حضرت قاضی صاحب مرحومؓ کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہوا کہ آپ گراں بہا خدمات سے خوش ہو کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اپنے قلم ہائے مبارک سے سندات قبولیت عطا فرمائیں۔ جو بفضل اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک حضرت قاضی صاحب مرحومؓ کی نسلوں کے لئے سرمایہ افتخار ثابت ہوتی چلی جائیں گے۔

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکملؓ ۲۵ مارچ ۱۸۸۱ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۲۹۸ھ کو اپنے آبائی گاؤں گولیکی ضلع گجرات میں پیدا ہوئے تھے۔ "محمد ظہور الدین" آپ کا تاریخی نام تھا۔ عربی فارسی میں دسترس حاصل کرنے کے علاوہ آپ نے انٹرنس تک تعلیم پائی۔ جب آپ کے والد ماجد حضرت مولوی امام الدین صاحب نے ۱۸۹۵ء میں قادیان حاضر ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دستِ مبارک پر بیعت کی تو اسی سال آپ نے بھی گولیکی سے بذریعہ خط حضور علیہ السلام سے بیعت کا شرف حاصل کیا اور اس کے دو سال بعد ۱۸۹۷ء میں جب کہ آپ کی عمر ۱۶ سال تھی قادیان حاضر ہو کر دستی بیعت سے بھی مشرف ہوئے ۱۹۰۶ء میں آپ گولیکی سے ہجرت کر کے قادیان میں آ کر آباد ہوئے قلمی خدمات کا آغاز اخبار "بدر" میں اخبار کے واجب الاحترام ایڈیٹر حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نائب کی حیثیت سے کیا اور ۱۹۰۷ء کے اواخر تک اس خدمت پر مامور رہے ساتھ کے ساتھ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت پر مشتمل کتابیں تصنیف کرنے کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ چنانچہ ۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو اپنی تین کتابیں (ظہور المسیح، خلق محمدی اور الاستخلاف) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش کیں تو حضور علیہ السلام نے ان کتابوں کو ملاحظہ فرمانے کے بعد آپ کو اپنے قلم مبارک سے حسب ذیل سندِ قبولیت عطا فرمائی۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"آپ کی تینوں کتابیں آپ کی طرف سے تحفہ مجھ کو ملا۔ جزاکم اللہ خیراً تھوڑا تھوڑا میں نے تینوں کو دیکھ لیا ہے۔ عمدہ اور مدلل بیان ہے۔ خدائے تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین۔ آپ کو اس کی ہر ایک موقع مناسب پر اشاعت کرنی چاہیئے تا دہرا ثواب ہو"

یہ سندِ قبولیت حضرت قاضی صاحب مرحومؓ کے کاغذات میں محفوظ ہے اور اس کا چربہ ماہنامہ "انصار اللہ" بابت فروری ۱۹۶۲ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کتب کی تصانیف کے ساتھ ساتھ آپ اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی نہایت ایمان افروز دینی نظمیں بھی کہتے رہے جو جماعت میں بے حد مقبول ہو کر عرصہ دراز تک زبان زدِ خاص و عام بنی رہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں بے شمار مضامین لکھنے کے علاوہ چھوٹی بڑی پچیس کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں:۔

ظہور المہدی۔ ظہور المسیح۔ الواح الہدیٰ۔ خلق محمدی۔ الاستخلاف۔ تحفۂ اکمل۔ (مشتمل بر ۱۲ حصص) قصص القرآن منظوم (مشتمل بر ۵ ہزار اشعار)

۱۹۱۳ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخبار "الفضل" جاری فرمایا تو آپ نے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ راست کے طور پر اس کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہایت ہی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ خصوصی علمی مضامین لکھنے کے علاوہ آپ نے مینیجر کے فرائض بھی انجام دیئے بعد ازاں آپ سالہا سال تک کبھی بطور اسسٹنٹ ایڈیٹر کبھی بطور ایڈیٹر اور کبھی بطور مینیجر اس اخبار کے ساتھ منسلک رہے قلمی لحاظ سے غیر مبایعین کے فتنہ کا مقابلہ کرنے میں آپ بھی پیش پیش رہے اور ایسی گراں بہا خدمات انجام دیں جو ہمیشہ یاد رہیں گی۔ الفضل سے متعلق آپ کی خدمات کا ذکر ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسے کریمانہ اور مشفقانہ انداز میں فرمایا کہ اس پر حضرت قاضی صاحب مرحومؓ کی نسلیں جس قدر بھی فخر کریں کم ہے حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا:۔

"جب الفضل نکلا اس وقت ایک شخص جس نے اس اخبار کی اشاعت میں شاید مجھ سے بھی بڑھ کر حصہ لیا وہ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل ہیں۔ اصل میں سارے کام وہی کرتے تھے۔ اگر ان کی مدد نہ ہوتی تو مجھ سے اس اخبار کا چلانا مشکل ہوتا۔ رات دن انہوں نے ایک کر دیا تھا"

الفضل میں کام کرنے کے علاوہ آپ ۱۹۱۴ء سے ۱۹۲۲ء تک رسالہ "تشحیذ الاذہان" کے بھی ایڈیٹر رہے اور جب ۱۹۲۲ء میں اس رسالہ کو ریویو آف ریلیجنز اردو میں مدغم کر دیا گیا تو آپ ریویو کی ادارت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ایک لمبا عرصہ تک آپ نے رسالہ "مصباح" کی ادارت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ الغرض مسلسل ۳۲ سال تک نہایت قابل قدر قلمی خدمات سرانجام دینے کے بعد ۱۹۳۸ء میں آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے اس وقت آپ ناظم طبع و اشاعت کے عہدہ پر بھی فائز تھے۔ ریٹائر ہونے کے بعد قیام پاکستان تک آپ قادیان میں ہی رہائش پذیر رہ کر نوجوانوں میں مضمون نویسی کا شوق اجاگر کرتے رہے۔ بہت سے قابل نوجوانوں کو صاحب قلم بنانے میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔ قیام پاکستان کے بعد ۱۹۴۷ء سے ۱۹۵۶ء تک آپ لاہور میں مقیم رہے اور پھر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی تعمیل میں لاہور کو خیرباد کہہ کر ربوہ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۵۶ء سے آپ اپنے فرزند اکبر مکرم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی کے ساتھ کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں رہائش پذیر تھے۔ پیرانہ سالی اور بیماری کے باوجود دینی نظمیں کہنے اور مختلف مضامین لکھنے کا سلسلہ آخر دم تک جاری رہا۔ یہاں تک کہ آپ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۶ء کو داعیٔ اجل کو لبیک کہہ کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

حضرت قاضی اکمل صاحب مرحومؓ کے دو فرزند مکرم عبدالرحمٰن جنید ہاشمی صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور مکرم عبدالرحیم صاحب شبلی ایم کام ہیں — اداره الفضل حضرت قاضی صاحبؓ کی وفات پر دلی غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ، مکرم جنید ہاشمی صاحب اور جملہ دیگر افراد خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحبؓ کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے اور آپ کی اولاد کا دین و دنیا میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضروری اعلان

ٹاؤن کمیٹی ربوہ کے اہالیان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۹-۹-۶۶ بوقت ۸½ سے چار بجے بعد دوپہر تک مریضوں کو حفظ ماتقدم کا ٹیکہ کیا جائے گا مریضوں کو ٹیکہ کروانے والے مقررہ وقت پر ٹیکہ کروالیں۔ ٹیکہ لگانے کا انتظام دفتر ٹاؤن کمیٹی کے باہر کیا گیا ہے۔ (سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)